سوال

(253)مرحوم کے ورثاء دوبیٹاں، ایمک بیوی، ایک بھائی، دو بہنیں اور ایک بیٹی

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

:(1)......کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ غلام مصطفی فوت ہوگیا جس نے وارث چھوڑے 2 بیٹیاں، ایک بیوی، ایک بھائی، دو بہنیں اور ایک بیٹی جو کہ مرحوم کی زندگی میں ہی وفات پائی تھی اور اس مرحومہ کا بیٹا۔

(2)......مرحوم نے ایک مکان (جگہ) 446، 447 مکمل کو تین حصے کر کے اپنی تین بیٹیوں کو ہبہ کر دی ان کو لکھ کر دے دی اور باقی وارثوں کو نہیں دی۔ اس پر قبضہ بھی بیٹیوں کا ہے۔

(3)......مرحوم کی زندگی میں ہی جس بیٹی کا انتقال ہو چکا تھا جگہ میں اس کا حصہ بھی مقرر کیا گیا اس وقت اس بیٹی کا بیٹا موجود ہے کیا وہ وارث بنے گا؟ اور دیا ہوا تحفہ وارثوں سے واپس لیا جا سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

معلوم ہونا چاہیے کہ مرحوم کی ملکیت میں سے کفن دفن اور قرض کی ادائیگی اور مال کے تیسرے حصے میں سے وصیت پوری کرنے کے بعد وراثت تقسیم کی جائے گی۔

مرحوم غلام مصطفی ملکیت 1 روپیہ

وارث: دو بیٹیاں 10 آنے 8 پائی مشترکہ، بیوی 2 آنے، بھائی 1 آنہ 8 پائی، دو بہنیں 1 آنہ 8 پائی، نواسا محروم۔

(2)مرحوم نے جو تقسیم کی تھی وہ غلط ہے کیونکہ دوسرے حصے دار بھی موجود ہیں اور چونکہ بیوی وغیرہ کے حصص مقرر ہیں، اس لیے سب کو مقررہ حصے دیے جائیں گے۔

(3)جو بیٹی مرحوم کی زندگی میں فوت ہوگئی تھی اس کا حصہ نہیں ہے۔

(4)تحفہ یا ہبہ کی ہوئی چیز واپس لینا ناجائز ہے۔

جدید اعشاریہ فیصد طریقہ تقسیم

کل ملکیت100

دو بیٹیاں 2/3=/16.66

بیوی 1/8=/12.5

بھائی عصبہ10.42

دو بہنیں عصبہ10.45   فی کس5.21

نواسا محروم

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 662

محدث فتویٰ